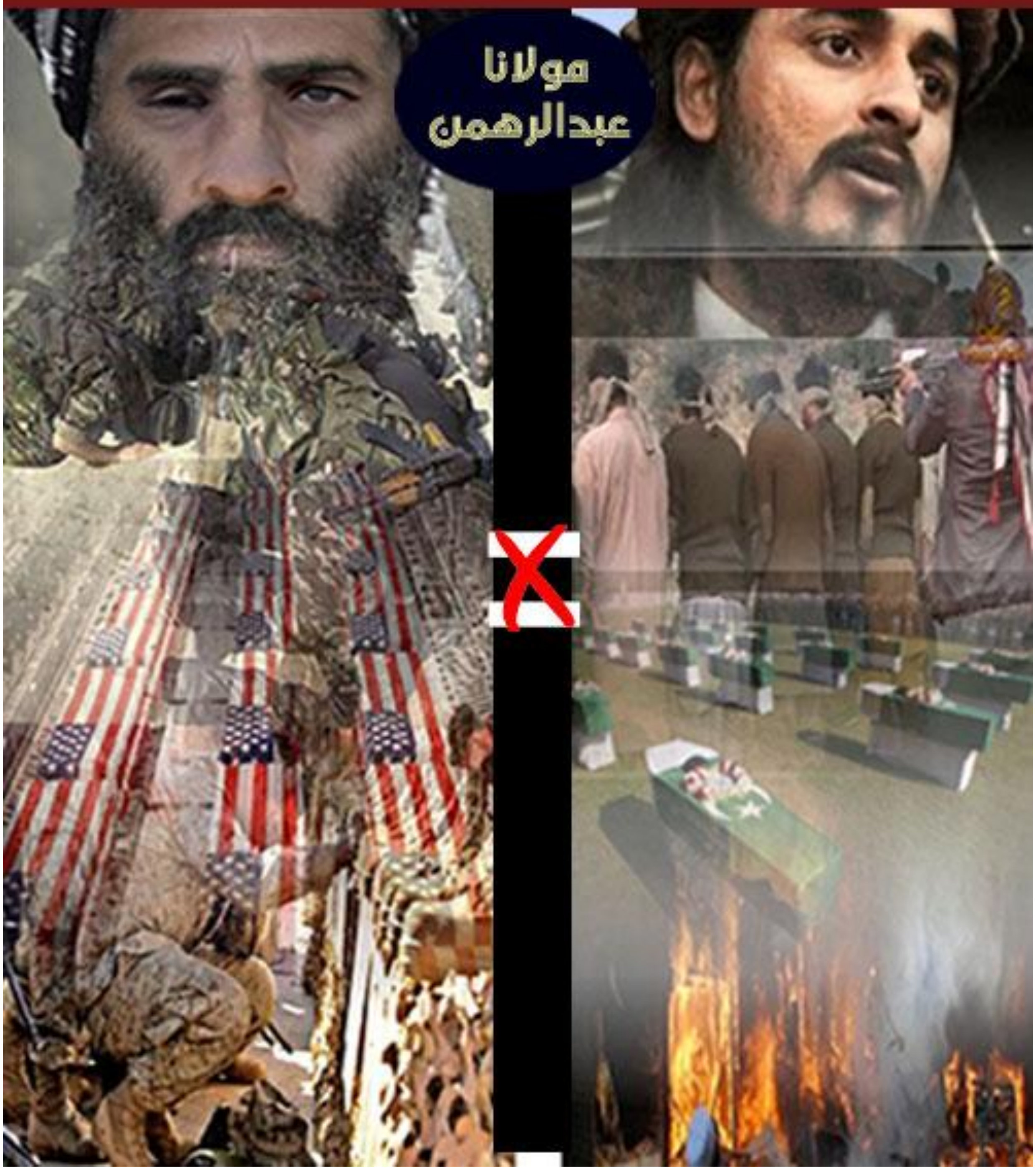
کیا پاکستانی اور
افغان طالبان ایک ہیں؟



کیا پاکستانی طالبان

اور

افغان طالبان

ایک ہیں؟

مصنف:

مولانا عبدالرحمن دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کل اکثر لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ افغانستان میں بر سر پیکار مجاہدین اور پاکستان میں فتنہ وفساد پھیلانے والے سب ایک ہی ہیں اور اپنے اس دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لیے طرح طرح کی دعوے کرتے ہیں۔ جس سے بعض جذباتی نوجوان اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ذیل میں ہم چند حقائق پیش کریں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ افغان طالبان اور پاکستانی ظالمان ایک نہیں ہیں،

بلکہ ایک گروہ مجاہدین کا ہے اور دوسرا ان مجاہدین کی قوت کمزور کرنے والا ہے۔

ایک عالم کفر کے خلاف بر سر پیکار ہے تو دوسرا انہی کے پشتی بان کے خلاف جنگ میں مصروف عمل ہے۔

ایک آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کفر سے نبرد آزما ہے تو دوسرا کفر کو نظر انداز کر کے آپس میں ہی الجھا ہوا ہے۔

ایک جنگی حکمت عملی اور فہم وبصیرت کا پیکر ہے تو دوسرا عقل سے عاری، بے وقوفوں کا ٹولہ ہے۔

ایک کفر کو نیست نابود کرنے میں ہر دم کوشاں ہے تو دوسرا کفار کی ہر سازش کو عملی جامعہ پہنانے میں مصروف ہے۔۔

یہ سب ایک نہیں بلکہ ایک دوسرے کے الٹ ہیں۔

1: تحریک طالبان پاکستان کا آغاز:

یہ حقیقت واضح ہے کہ جب عالم کفر اپنے سارے لاؤ لشکر کے ساتھ افغانستان میں آیا تو اس کے مقابلہ کے لیے پہلے کی طرح افغانستان، پاکستان، سعودی عرب، لیبیا، کے ساتھ ساتھ دنیا کے دوسرے ممالک سے بھی مجاہدین بڑی تعداد میں شرکت کرنے لگے۔ جو کہ ان صلیبیوں کو نیست نابود کرنے کے لیے بلند وبالا جذبوں سے سرشار تھے۔

ایسے میں صلیبیوں نے سب سے پہلے ان ممالک میں بغاوتیں کھڑی کیں، جن کا مقصد ان ممالک کے مجاہدین کو انہی ممالک میں الجھانا تھا۔

انہی بغاوتوں میں ایک بغاوت کی تحریک، پاکستان میں بھی کھڑی ہوئی، جو قبائلی علاقوں سے شروع ہوئی، لال مسجد سے مضبوط ہوئی اور ابھی تک موجود ہے۔

یاد رکھیں!

بے شک پاکستان کے حکمرانوں کی بھی نااہلیاں اور زیادتیاں موجود ہیں، لیکن جب عالم کفر سے ٹکر ہو جاتی ہے تو اس دوران آپس کے اختلافات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہی اسلاف کی سیرت ہے اور یہی جنگ کا اصول ہے۔

تمام جنگی ماہرین یہی اصول پیش کرتے ہیں کہ جب دشمن سے مڈ بھیڑ ہو جائے تو آپس کی لڑائی کا مطلب ہے دشمن کو تقویت دینا۔

ٹی ٹی پی کی فکر:

اس کی فکر اور دعوت یہ ہے کہ افغانستان، کشمیر میں جہاد کرنے کے بجائے، پاکستان کے مجاہدین کو پاکستان میں ہی لڑنا چاہئے۔ کیونکہ پاکستان میں شریعت کا نفاذ نہیں ہے، پاکستان میں ظلم و ستم ہو رہا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات الگ ہے کہ اس تنظیم میں ازبکستان، تاجکستان اور دوسرے ممالک سے لڑنے کے لیے لوگ آئے ہوئے ہیں، جبکہ ان حضرات کے اپنے ممالک میں شریعت نافذ نہیں ہے، لیکن نہ جانے کیوں شریعت کے نام پر فتنہ وفساد سارے کا سارا پاکستان کے اندر ہی برپا کیا جارہا ہے؟

بہر حال ٹی ٹی پی کی یہ دعوت اور فکر سو فیصد غلط ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ جب مدینہ میں تھے تو مدینے میں یہودیوں کے قبیلے بھی موجود تھے، منافقین بھی موجود تھے، مکہ میں تین سو ساٹھ بت پڑے ہوئے تھے، عبد اللہ بن ابی جیسے منافقوں کے

سر دار موجود تھے، لیکن نبی ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی محاذ نہیں کھولا، بلکہ بار بار صحابہ کرام کو یہی دعوت و تربیت دیتے رہے کہ آپس میں نہیں لڑنا، لوگ کیا کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو مرواتا ہے ؟

نبی ﷺ نے اپنے گھر (مدینہ) میں کوئی جنگ کھڑی نہیں کی، بلکہ ساری جنگیں کفار کے ساتھ ہی لڑیں، اور مدینہ میں جو کفار کے چیلے اور چمچے تھے وہ کفار کا زور ٹوٹنے کے بعد ویسے ہی زیر ہو گئے۔

کیا ملا عمر، اسامہ اور ایمن الظواہری غلط تھے ؟

آج یہ ٹی ٹی پی والے پاکستان میں لڑنے کے بھی قائل ہیں اور اسامہ بن لادن، ایمن الظواہری، ملا عمر وغیرہم کو اپنا رہنما بھی باور کرواتے ہیں، جبکہ ان احباب کے فعل تو ٹی ٹی پی کے منہج کو ویسے ہی رد کر دیتے ہیں۔

کیونکہ ::

اسامہ بن لادن سعودی شہری تھا لیکن جیسے ہی اسے علم ہوا کہ افغانستان میں روس مسلمانوں کے خلاف بر سرِ پیکار ہے تو اسامہ بن لادن سعودی عرب سے ہجرت کر کے افغانستان آیا اور یہاں عالم کفر کے خلاف محاذ آرا ہوا۔ ہم ٹی ٹی پی والوں سے پوچھتے ہیں آیا اسامہ بن لادن کا سعودی عرب سے ہجرت کر کے افغانستان جا کر لڑنا درست تھا یا نہیں؟ کیونکہ تمہارے بقول سعودی عرب میں بھی اسلامی نظام نافذ کی بجائے کفریہ نظام نافذ ہے۔ اگر اسامہ بن لادن کا یہ فعل درست تھا تو تم اپنے قائد کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے پاکستان سے ہجرت کر کے افغانستان لڑنے کے لیے کیوں نہیں جاتے ؟ اور اگر اس کا یہ فعل غلط تھا تو اس کا سارا جہاد ہی باطل ٹھہرا۔۔۔

فیصلہ آپ ہی کریں کون کب غلط تھا؟

ایمن الظواہری مصر کا رہنے والا ہے اور مصر میں بھی شریعت کا نفاذ نہیں ہے پھر ایمن الظواہری اپنے ملک کو چھوڑ کر افغانستان میں کیوں آیا ہے ؟ اس پر فرض تھا کہ وہاں ہی محاذ کھول لیتا؟

ایمن الظواہری کا فعل درست تھا یا تمہارا فعل (کہ افغانستان کی بجائے پاکستان میں لڑنا ہے)؟

ملا محمد عمر حفظہ اللہ پاکستان کا رہنے والا تھا، اور پاکستان میں یہی آئین اس وقت بھی نافذ تھا جس کو تم آج کفریہ آئین کہتے ہو، لیکن ملا عمر حفظہ اللہ پاکستان میں شریعت کے نفاذ کی بجائے ہجرت کر کے افغانستان لڑے کے لیے گئے، کیا ان کا جہاد باطل ٹھہرا یا تمہارا؟

فیصلہ آپ کریں کہ ان میں سے کون غلط تھا اور کون درست؟

ٹی ٹی پی کا دھوکہ:

جب ٹی ٹی پی اپنی دعوت، منہج اور فکر کے دلائل قرآن وحدیث سے پیش نہیں کر سکے تو انھوں نے ایک اور ڈرامہ رچایا کہ ہم ملا عمر کی امارت کے تحت ہی پاکستان میں لڑ رہے ہیں، ہمارا اور افغانستان کے طالبان کا ایک ہی منہج ہے۔ وہ بھی پاکستان میں لڑنے کے قائل ہیں۔

جبکہ یہ بات سراسر جھوٹ ہے۔

کیونکہ ٹی ٹی پی والوں کا یہ دعویٰ ملا عمر کے اپنے فعل کے خلاف جاتا ہے (یعنی ملا عمر اگر پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے لڑنے کے قائل ہوتے تو وہ پاکستان کو چھوڑ کر افغانستان کیوں جاتے؟)

دوسری بات کہ ہر ذیلی جماعت کے پاس اپنے امیر کا تزکیہ ہوتا ہے، کسی بھی فعل کو سرانجام دینے کا۔ لیکن ٹی ٹی پی کے پاس ملا عمر کی طرف سے تزکیہ، لیٹر، سرٹیفکیٹ، تحریر یا کوئی بیان تک موجود نہیں ہے جس سے یہ باور کرا سکیں کہ ہمیں ملا عمر حفظہ اللہ نے ہی پاکستان میں لڑنے کا حکم دیا ہے یا ہم ملا عمر حفظہ اللہ کی امارت میں ہی لڑ رہے ہیں یا ملا عمر حفظہ اللہ نے اس میں کہا ہے کہ یہ (ٹی ٹی پی) میری ہی جماعت ہے۔

میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ ٹی ٹی پی والے اپنے امیر کا تزکیہ دکھائیں، اگر نہیں دکھا سکتے تو چونکہ ملا عمر حفظہ اللہ ان کے امیر ہیں تو اپنے امیر سے بیان ریکارڈ کروا کر لائیں کہ ٹی ٹی پی میری (ملا عمر) کی قیادت میں لڑ رہی ہے۔ اس کے لیے میں آپ کا ایک دن سے لے کر ایک سال تک انتظار کرنے کو تیار ہوں، لیکن میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ ٹی ٹی پی یہ تزکیہ قیامت کی صبح تک نہیں پیش کر سکتی۔ ان شاء اللہ

شبہات اور ازالہ:

شبہ 1:

بعض اوقات ٹی ٹی پی والے افغان کمانڈروں کے ساتھ کوئی تصویر، کوئی ویڈیو لے کر آتے ہیں اور ان سے دلیل پکڑتے ہیں کہ دیکھو یہ سب ایک ہیں۔

مثلاً:

حکیم اللہ محسود اور حقانی نیٹ ورک کا کمانڈر ملاں سنگین زردان



تکفیری اس تصویر کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ٹی ٹی پی اور حقانی نیٹ ورک ایک ہی ہیں۔ جو کہ سراسر جھوٹ، دھوکہ اور مکاری ہے۔ شاید ان کے بڑے اسی وجہ سے فوٹو سیشن کرواتے ہیں۔ کہ بعد میں ان

تصاویر کو اپنی مرضی کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

یاد رکھیں متحد اور مخالف تنظیموں کے لیڈران کی اکثر و بیشتر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اس ملاقات کی ایک تصویر کو عقیدہ و منہج ایک ہونے کی دلیل بنانا جہالت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

میں کچھ تصاویر آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ تصویروں میں تو کچھ لوگ یکجا ہیں لیکن عقیدہ و منہج میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف۔ ملاحظہ فرمائیں:



لال مسجد کے نائب خطیب عامر صدیق ایرانی شیعوں کے ساتھ خمینی کی تصویر کے سامنے



ٹی ٹی پی روسیوں کے دشمن، ملا عمر کے استاد کرنل امام کو شہید کرنے سے پہلے تصویر میں ایک ساتھ ہیں۔



سونیا گاندھی علماء دیوبند کے ہمراہ



حسین احمد مدنی(جو پاکستان میں جہاد کے فتوے دیتا ہے)

اپنے یارو کے ساتھ



علمائے دیوبند اور ہندو۔۔۔بھائی بھائی



مولانا فضل الرحمٰن روافض کے ساتھ

محترم قارئین ان تمام تصاویر کو دیکھنے کے بعد یقیناً آپ اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ سب کسی موضوع پر بات چیت کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں، لیکن ہم کسی صورت بھی یہ نہیں کہ سکتے کہ یہ تصویروں میں نظر آنے والے تمام حضرات ایک ہی عقیدہ و منہج رکھتے ہیں، بالکل اسی طرح ٹی ٹی پی کے دھوکے پر مبنی دلائل کو بھی ہم اسی نظر سے ہی دیکھتے ہیں کہ کسی موضوع پر بات چیت کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ چونکہ تصویر میں اکھٹے ہیں اس لیے یہ سب اکھٹے ہیں تو پھر ہمیں ماننا پڑے گا کہ ہندو مسلم شعیہ سب بھائی بھائی ہیں۔ سونیا گاندھی اور علمائے دیوبند سب ایک ہیں، سب بنیان مرصوص ہیں۔

اگر آپ حضرات کے لیے فیصلہ کرنا ابھی بھی مشکل ہو رہا ہے تو میں آپ کو ایک تازہ خبر دکھاتا ہوں، جس میں آپ کو واضح ہو جائے گا کہ ٹی ٹی پی اور حقانی نیٹ ورک میں کیا فرق ہے:


www.thenewstribe.com/urdu/?p=354005

پشاور: حقانی نیٹ ورک اور کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے حکیم اللہ محسود کی موت کا بدلہ لینے کا اعلان کردیا ہے۔
حقانی نیٹ ورک نے جوابی کارروائی افغانستان میں جب کہ ٹی ٹی پی نے امریکی حواریوں سے انتقام لینے کا اعلان کیا۔

اس خبر کو پڑھنے کے بعد آپ بالکل واضح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ حقانی نیٹ ورک اور ٹی ٹی پی میں کیا فرق ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ فوٹو گرافی یا ویڈیو مکسنگ پر اپنے ایمان نہ بدلیں، بلکہ اعمال اور منہج کی بنیاد پر مجاہدین اور فاسدین میں فرق کریں۔

شبہ 2:

یہ امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائیٹ پر شائع ہونے والا تعزیتی اعلامیہ ہے، جس کی بنیاد پر ٹی ٹی پی والے یہ خیال کرنا شروع ہو گئے ہیں کہ اب ثابت ہو گیا ہے کہ افغان طالبان اور ٹی ٹی پی ایک ہی ہیں۔ جبکہ اس بات کا حقیقت سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ جس کی وضاحت دلائل کے ساتھ کرتا ہوں۔



دلیل 1:

امارت اسلامیہ نے عرصہ دراز سے یہ بیان جاری کیا ہے کہ ہم افغانستان سے باہر کسی ملک کے لیے نہ تو خطرہ ہیں اور نہ ہی کسی ملک میں کسی بھی تنظیم کو کوئی رہنمائی کرتے ہیں، ہماری تمام تر سرگرمیاں افغانستان تک ہی محدود ہیں۔



یہ خبر ان لوگوں کے لیے واضح پیغام ہے جو کہتے ہیں کہ ہمیں پاکستان میں کاروائیوں کی مکمل رہنمائی افغانستان یعنی ملا عمر حفظہ اللہ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ جبکہ ملا عمر حفظہ اللہ

نے اپنی ویب سائیٹ پر اس بات کی واضح الفاظ میں تردید کر دی ہے۔

لیکن اس کے باوجو بھی ٹی ٹی پی کے ترجمان اور کارکنان یہی کہتے رہے کہ ہم بنیان مرصوص ہیں، ہمیں پاکستان میں لڑنے کے احکام افغانستان سے ہی ملتے ہیں۔ اس کے بعد امارت اسلامیہ کا ایک اور واضح اور دوٹوک بیان شائع ہوا کہ:



اس میں امارت اسلامیہ نے واضح کر دیا کہ رابطہ تنظیم کے لیے ہمارے رجسٹرڈ دفاتر ہی ہمارے اصل دفاتر اور ترجمان ہیں، ان کے علاوہ کوئی بھی طالبان کا نام استعمال کر کے اگر کچھ بھی کہتا رہے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اب سوال سادہ سا ہے کہ: تحریک طالبان پاکستان کا ترجمان ولی الرحمن تھا، اس کے بعد شاہد اللہ شاہد رہا، پھر اعظم طارق، لیکن کیا ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی امارت اسلامیہ کی طرف سے کوئی تزکیہ، سرٹیفکیٹ یا تصدیقی بیان

موجود رہا ہے؟یقیناً نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ کبھی دکھا نہیں سکتے ،جب یہ سب نہیں ثابت کر سکتے تو میں اپنی بھولی بھالی عوام سے بھی درخواست کروں گا کہ ان ایمان فروشوں کی بھینٹ چڑھ کر آخرت کا سودہ نہ کریں۔

حق اور باطل کو مزید واضح کرنے کے لیے امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے ایک مرتبہ پھر میڈیا اور عالمی ذرائع کو واضح کر دیا ہے کہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے بارے جو بھی خبر ہو اس کی تصدیق امارت اسلامیہ سے کرنے کے بعد نشر کیا جائے۔یعنی جن کی تصدیق ہم نہیں کرتے وہ ہمارے یعنی ملا عمر حفظہ اللہ کے مجاہد نہیں ہیں۔

تمام ذرائع ابلاغ سے حسب سابق ایک بار پھر پرزور مطالبہ کی جاتی ہے کہ ایسے بے بنیاد رپورٹس شائع کرنے سے اجتناب کریں اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے بارے میں ہر قسم کی اطلاعات کی تصدیق امارت اسلامیہ کے ترجمانوں سے حاصل اور شائع کریں۔

والسلام

ذبیح اللہ مجاہد

ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

06محرم الحرام 1434ھق

بمطابق

20/نومبر2012

سوال:

پاکستان میں ہونے والی کسی بھی دہشتگردی کی کاروائی جس کو ٹی ٹی پی والے جہاد کا نام دیتے ہیں،اس کی تصدیق امارت اسلامیہ کے ترجمان(ذبیح اللہ مجاہد)سے پیش کریں۔یہ میرا دعویٰ ہے کہ امارت اسلامیہ کی ویب سائٹ پر ٹی ٹی پی کی ایک بھی کاروائی کی تصدیق یا پھر خبر دکھادیں ہم ان کو بنیان مرسوس تسلیم کر لیں گے۔کیونکہ ذبیح اللہ مجاہد نے عالمی میڈیا کو یہ واضح کیا ہے کہ ہمارے مجاہدین کے بارے جو بھی خبر ہو اس کی تصدیق امارت اسلامیہ سے ہی ہونی چاہئے۔چونکہ ٹی ٹی پی کی کسی بھی کاروائی کی خبر امارت اسلامیہ کی ویب سائٹ پر موجود نہیں ہے اس لیے ان کا امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔یہ اصول میرا نہیں بلکہ ذبیح اللہ مجاہد(ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان)کا ہے۔

اب ہم امارت اسلامیہ کا حکیم اللہ محسود کے بارے تعزیتی بیان پر تبصرہ کرتے ہیں:

یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ امارت اسلامیہ نہ تو پاکستان حکام کو مرتد کہتی ہے اور نہ ہی افواج کو، جس وجہ سے وہ خود بھی پاکستان کے ساتھ اچھے تعلقات روا رکھنا چاہتے ہیں اور پاکستان میں باغی گروپوں کو بھی اسی منہج پر لانے کے لیے کوشاں ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی امارت اسلامیہ کا ٹی ٹی پی کو پاکستانی حکام کے ساتھ مذاکرات کرنے پر آمادہ کرنا تھا۔ اور یہ کوششیں شروع دن سے ہی چل رہیں تھیں، لیکن گزشتہ کچھ عرصہ سے ملا عمر حفظہ اللہ کی یہ کوشش مزید تیز ہو گئیں۔

www.pkaffairs.com/News_Mullah-Omar-is-pushing-TTP-to-reconcile-with-govt_14957

'Mullah Omar is pushing TTP to reconcile with govt'



ISLAMABAD:
Afghan Taliban supreme commander Mullah Muhammad Omar is pushing Pakistani militants based in the tribal areas to strike a peace deal with the government and has advised the chief of the Haqqani network to mediate between them.

"We have received a message from Ameerul-Momineen that there should be an end to our activities inside Pakistan ...he wants us to make peace with the government and focus on Afghanistan against infidels," a Taliban associate said.

This was confirmed to The Express Tribune over the past week by at least two other members of the terror group based in South Waziristan, as well as a couple of tribal elders privy to the ongoing talks between the Tehreek-i-Taliban Pakistan (TTP) and the government.

However, none of them wanted to be named because of the sensitivity of the matter.

Meeting between Afghan, Pakistani militants

2012ء کے شروع میں ملا عمر حفظہ اللہ کی کاوشوں کے بارے یہ خبر شائع ہوئی، جس میں واضح لکھا ہے کہ ملا عمر ٹی ٹی پی کو پاکستان کی حکومت سے مذاکرات کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ اور یہ ملا عمر حفظہ اللہ کی ہی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے کہ اتنا عرصہ کے بعد ٹی ٹی پی مذاکرات پر راضی ہو گئی، اور اس آمادگی کا اظہار حکیم اللہ محسود نے اپنے آخری انٹرویو میں بھی کیا تھا۔ اب چونکہ حکیم اللہ محسود ملا عمر حفظہ اللہ کے اس مشورے پر عمل کرنے لگا تو امریکہ کو کسی صورت برداشت نہ ہوا کہ ہماری پیاری

جماعت ٹی ٹی پی باقی مجاہدین کی طرح پاکستان کو بیس کیمپ کے طور پر استعمال کر کے اپنی ساری کی ساری توانائیاں افغانستان اور دوسرے محاذوں صرف کرے۔ امریکہ نے اس خطرے کے پیش نظر اپنا آخری تیر پھینکا اور سیدھا حکیم اللہ محسود کو ڈرون کا نشانہ بنایا۔ جس نے ٹی ٹی پی کو پھر اسی جگہ لا کھڑا کیا جہاں سے ملا عمر اور دوسرے مجاہدین سالہاسال کی محنت کے بعد اسے کھینچ کر لائے تھے۔ اس افسوس ناک واقعے پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں امریکہ کے بارے غم وغصہ پیدا ہو گیا، اور امارت اسلامیہ کو حکیم اللہ محسود کی اس نازک مرحلے پر موت کا انتہائی افسوس ہوا۔ جس اظہار انہوں نے اپنی آفیشل ویب سائیٹ پر بھی کیا ہے۔

بعض احباب اس سے یہ مطلب لے رہے ہیں کہ ملا عمر ٹی ٹی پی پوری رہنمائی کر رہا ہے اور ٹی ٹی پی ملا عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں پاکستان میں لڑ رہی ہے۔ جبکہ یہ ایک خام خیالی ہے۔ کیونکہ ہم پہلے بحث کر چکے ہیں کہ امارت اسلامیہ نے واضح کہا ہے کہ ہم کسی ملک میں کسی کاروائی کی رہنمائی نہیں کرتے، ہم کسی ملک کے لیے خطرہ نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ نہ تو امارت اسلامیہ نے بیت اللہ محسود کے مرنے پر کوئی اعلامیہ جاری کیا اور نہ ہی نیک محمد کے مرنے پر، نہ ہی ولی الرحمٰن کے مرنے پر کوئی اعلامیہ جاری کیا بلکہ فضل اللہ پر حملہ کرنے والے تو خود افغان طالبان ہی تھے۔ پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ افغان طالبان اور پاکستانی طالبان ایک ہی ہیں؟؟

افغان طالبان کیساتھ جھڑپ میں زخمی



پشاور، نورستان (آئی این پی) کالعدم تحریک طالبان پاکستان سوات کے سربراہ ملا فضل اللہ اپنے 9 ساتھیوں سمیت افغانستان کے صوبہ نورستان میں ایک حملے میں زخمی ہو گئے۔ منگل کو میڈیا رپورٹس کے مطابق افغان طالبان نے نورستان اور کنہڑ میں سرحدی علاقوں میں موجود کمپاؤنڈ پر حملہ کر دیا جس میں خود کار اور بھاری ہتھیار استعمال کئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق ملا فضل اللہ کے حامیوں اور افغان طالبان کے درمیان کئی گھنٹے فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ اطلاعات کے مطابق کالعدم تحریک طالبان پاکستان سوات کے امیر ملا فضل اللہ اور اس کے ساتھیوں نے افغانستان کے سرحدی علاقوں میں پناہ گاہیں قائم کیں جس پر افغان طالبان کے ساتھ ان کی جھڑپ ہوئی۔

آخری بات:

افغان طالبان اور ٹی ٹی پی کے منہج اور نظریات میں فرق پر مبنی چند ایک مثالیں پیش کر کے بات ختم کرنا چاہوں گا۔

قاضی حسین احمد:

حکیم اللہ محسود ایک ویڈیو بیان میں قاضی حسین احمدؒ کو کافر قرار دیتا ہے،





قرآن پاک کی آیت پیش کرتا ہے کہ جو کفار سے دوستی لگائے گا وہ انہی میں سے ہے، اور قاضی حسین احمدؒ نے کفار یعنی شعیوں سے دوستی لگائی ہے اس لیے وہ انہیں میں سے ہے، یعنی کافر۔

جبکہ دوسری جانب قاضی حسین احمدؒ کی وفات پر امارت اسلامیہ نے جو اعلامیہ جاری کیا تھا اس کا عکس بھی دیکھ لیں۔

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد کے وفات کی بابت امارت اسلامیہ کا تعزیتی پیغام

تفصیلات منگل, 08 جنوری 2013 03:15 کو آغاز ہوا تحریر Super User زمرہ: بیانات ورسائل مشاہدات: 183

Tuesday, 25 Safar 1434

منگل, 08 جنوری 2013 08:15



یہ کہ سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین نے احمد نے اتوار کے روز2013-01-06 اس فانی دنیا کو خیرباد کہ کر خالق حقیقی سے جاملے۔امارت اسلامیہ موصوف کے خاندان،جماعتی اراکین اورپاکستان مسلم ملت کو دل کی

گہرائیوں سے اپنی ہمدردی اورتعزیت پیش کرتی ہے۔جیسا کہ مرحوم قاضی صاحب نے سابقہ جہاد کے دوران افغانستان کے مسلم ملت کیساتھ آزادی اورخودمختاری کی مزاحمت میں ناقابل فراموش تعاون اورمدد کی تھی جوافغانوں کے لیےباعث قدرہے۔ہم قاضی صاحب کے ان کوششوں کو بھی فراموش نہیں کرسکتے، جو افغانستان میں تنظیمی جنگوں کے دوران امن واستحکام کی خاطر انہوں نے انجام دی تھیں۔قاضی صاحب نے افغانستان پر امریکی قیادت میں موجودہ جارحیت کا بھی پرزور مذمت کی تھی اورواضح طورپرعلاقے میں مغربی طاقتوں کی موجودگی سے مخالفت کی ظاہر کی،امارت اسلامیہ نے موصوف کی اس مردانہ اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھااورہتی دنیادیکھے گی۔ یہ کہ موصوف طویل عرصے سے بیماری میں مبتلاتھے،جس کی وجہ سےان کے سماجی سرگرمیاں کمزورپڑگئی تھی، اللہ تعالی سے ان کے لیے اجر اورپرمسرت آخرت کامطالبہ کرتے ہیں،اللہ تبارک وتعالی ان کے خدمات اور تگ ودو کوجوانہوں نے زندگی میں اسلام اورمسلم امہ کی شیرازہ کے لیے کی تھی،قبول فرمائیں اوران کے بدلے میں اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس عطافرمائیں۔ آمین

امارت اسلامیہ افغانستان

24/صفرالمظفر 1434ھق

امارت اسلامیہ کی طرف سے قاضی حسین احمدؒ کے لیے تعزیت اور مغفرت کی دعاؤں کا اعلامیہ جاری ہوا ہے۔ فیصلہ آپ خود کریں کہ ایک طرف امارت اسلامیہ قاضی حسین احمدؒ مرحوم اور اُن کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ٹی ٹی پی قاضی حسین احمدؒ کو کافر قرار دے رہی ہے۔ فرق صاف ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ ایک مرتبہ تو نوبت اس حد تک آگئی کے افغان طالبان دوسری جہادی تنظیموں کے ساتھ مل کر ٹی ٹی پی کے خاتمے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔



بعد میں خبر افشاں ہونے اور ٹی ٹی پی کی معذرت اور شرائط ماننے کی رضامندی کی وجہ سے یہ معاملہ وقتی طور پر تو ٹھنڈا ہو گیا، لیکن ٹی ٹی پی اور افغان طالبان میں اختلافات تاحال شدید اور سخت قسم کے موجود ہیں۔

یاد رہے: جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ خبر جھوٹ ہے تو ان کے لیے ایک ہی وضاحت کافی ہے، آج تک کیونکہ امارت اسلامیہ کی طرف کوئی بھی جھوٹی خبر منسوب کی گئی ہے تو فوراً ان کی آفیشل ویب سائیٹ پر اس کی تردید آجاتی ہے۔ لیکن امارت

اسلامیہ کی اس حملے کی خبر کے بارے آپ کو اُن کی آفیشیل ویب سائیٹ پر کوئی تردیدی بیان نہیں ملے گا، جو کہ اس کی تصدیق کا واضح ثبوت دے رہی ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

شبہ:

بہت سے احباب یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ان میں اختلافات اس قدر شدید ہیں تو ملا عمر حفظہ اللہ اور دوسرے مجاہدین کھل کر ان کے مقابلے میں کیوں نہیں آتے؟

ازالہ:

بعض اوقات تو نوبت یہاں تک آجاتی تھی کہ سب مجاہدین نے مل کر ان فتنہ وفساد کے کو صفہ ہستی سے مٹانے کا پروگرام بنا لیا تھا، لیکن چونکہ وہ مجاہدین جنگی اصول سے واقف ہیں، فہم وبصیرت کے پیکر ہیں اس لیے وہ آپس کے اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام تر توانائیاں عالم کفر کے خلاف صرف کر رہے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان جن ادوار میں بھی آپس میں برسرپیکار رہے اسلامی فتوحات کا سلسلہ رکا رہا۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا آپس کا اختلاف قابل ذکر ہے کہ جتنا عرصہ بھی ان دونوں جلیل القدر اصحاب محمد ﷺ کا آپس میں اختلاف رہا یہ ایک انچ زمین بھی فتح نہ کر سکے۔۔!!

دعا ہے کہ اللہ ان تمام گروہوں کو ہدایت دے جو تمام تر وسائل وافراد کو مسلمان حکومتوں اور معاشروں کے خلاف لڑا کر ضائع کر رہے ہیں اور کفار کے ناپاک منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اپنا نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

وماتوفیقی الاباللہ